International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:04, Issue: 01, Jan-Jun 2024
pp:894 - 910

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

مقاصد شریعت میں علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ کے افکار کا منفرد تجزیہ

The Unique Analysis of 'Allāmah ʿIzz al-Dīn Ibn ʿAbd al-Salām's Thoughts on the Objectives of Sharī'ah

Hafiz Masood ur Rahman khan
Lecturer, Islamic studies, The University of Lahore, Pakistan
Syed Syar Ali Shah
Head, Department of Islamic and Arabic Studies, University of Swabi
Muhammad Usman Fateh Muhammad
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, University of Lahore, Lahore, Pakistan.

Abstract

This study explores the new dimensions of Maqāṣid al-Sharīʿah (objectives of Islamic law) through a specialized examination of the thoughts of contemporary Muslim thinkers. It investigates how these scholars have interpreted and expanded upon the classical understanding of Maqāṣid, offering fresh perspectives that address modern challenges and contexts. The research highlights the innovative approaches taken by these thinkers in reinterpreting Islamic legal principles to align with current societal needs while remaining faithful to Islamic tradition. By analyzing these contributions, the study aims to provide a comprehensive understanding of the evolving discourse on Maqāṣid al-Sharīʿah.

Keywords: Maqasid al-Shariah, Islamic Law, Muslim Thinkers, Contemporary Thought, Islamic Jurisprudence, Modern Challenges

تعارف موضوع

مقاصد شریعت(Maqasid al-Shariah)اسلامی قانون کے وہ اصول و مقاصد ہیں جو شریعت کے احکام و قوانین کے پیچھے کارفرما ہیں، اور جن کا مقصد انسانی فلاح و بہبود کو یقینی بنانا ہے۔ علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ اسلامی علمی تاریخ کے ایک ممتاز فقیہ اور مجتہد ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت کے موضوع پر نہایت اہم کام کیا ہے۔ ان کی تحقیقات اور تصانیف نے اس موضوع کو نئی جہت دی اور بعد کے علماء و محققین کے لیے راہ ہموار کی۔ علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ کی کتب، جیسے کہ "قواعد الاحکام"، "الفوائد فی اختصار المقاصد"، اور "شجرة المعارف"، میں انہوں نے مقاصد شریعت

CC BY

کے اصول وضوابط پر تفصیل سے بحث کی ہے۔ آپؒ نے مصالح ومفاسد کی نئی تقسیمات، ترجیحات کے اصول اور عبادات و معاملات میں ان کی تطبیق پر روشنی ڈالی، جس سے یہ موضوع علمی دنیا میں مزید نکھر کر سامنے آیا۔ اس تحقیق کا مقصد علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ کے افکار و نظریات کا تفصیلی جائزہ لے کر ان کے انقلابی کارناموں کو اجاگر کرنا ہے، تاکہ مقاصد شریعت کے علم میں ان کے کردار اور اہمیت کو بہتر انداز میں سمجھا جاسکے۔ اس مطالعے میں ان کے نظریات کی جدید تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگی کو بھی زیر بحث لایا جائے گا، جس سے اسلامی قانون کے ارتقائی سفر میں ان کے افکار کی اہمیت کو مزید واضح کیا جاسکے۔

نام ونسب وپیدائش

آپؒ کا پورا نام عبد العزیز بن عبد السلام بن ابو القاسم بن حسن بن محمد بن مھذب السلمی الدمشقی الشافعی ہے۔ قبیلہ بنو سلیم کی طرف نسبت کی وجہ سے سلمی کہلائے، جبکہ دمشق میں پیدائش کی وجہ سے دمشقی نسبت پڑی۔ عقائد میں اشاعرہ جبکہ فروعات میں امام شافعیؒ کے مقلد تھے اسی وجہ سے شافعی نسبت پڑی۔ مشہور فقیہہ، اصولی، مفسر، لغوی، زاہد، خطیب اور قاضی ومصنف تھے۔ آپؒ کی پیدائش دمشق میں 577ھ میں ہوئی۔[1]

کنیت ولقب

آپؒ کی بیٹے کی طرف نسبت کی وجہ سے "ابو محمد" کنیت پڑی۔ جبکہ شیخ الاسلام، عزالدین اور سلطان الآئمہ کے القابات سے مشہور ہوئے۔[2]

علمی اسفار

آپؒ نے ابتدائی تعلیم دمشق سے حاصل کی، پھر بغداد گئے جہاں ابن عساکرؒ، سیف الدین آمدیؒ، عبد الطیف بغدادیؒ اور عمر بن محمد بن طبرزدؒ جیسے فضلاء سے تفسیر، حدیث، فقہ واصول سمیت دیگر علوم شرعیہ کی تعلیم حاصل کی۔ پھر دوبارہ دمشق لوٹے جہاں مدرسہ زاویہ الغزالی کے صدر مدرس مقرر ہوئے بعدازاں جامعہ دمشق میں خطیب مقرر ہوئے۔ حاکم دمشق ملک صالح اسماعیل نے مصر پر حملہ کرنے کے لیے غیر مسلموں سے اتحاد کیا تو آپؒ نے اس اتحاد کو غیر اسلامی قرار دیا۔ جس پر سلطان صالح نے آپؒ کو قید کر دیا اور دمشق سے نکال دیا، پھر آپؒ مصر گئے جہاں ملک صالح نجم الدین نے آپؒ کا خوب اعزاز واکرام کیا، جامع عمرو بن العاص میں خطیب مقرر کیا اور پھر مصر کا قاضی القضاء بنایا۔ بعد میں خود ہی اس عہدے سے دستبردار ہوگئے، درس وتدریس میں مصروف رہے اور وفات تک مصر ہی میں قیام فرمایا۔[3]

شیوخ

آپؒ کے شیوخ میں فخر الدین ابن عساکرؒ، سیف الدین آمدیؒ، ابو محمد قاسمؒ، عبد الطیف بن اسماعیل بغدادیؒ، عمر بن محمد بن طبر زدؒ، حنبل بن عبد اللہ الرصافیؒ، قاضی عبد الصمد الحرستانیؒ اور برکات بن ابراہیم الخشوعی جیسے اکابر علماء کے نام شامل ہیں۔[4]

تلامذہ

آپؒ کے تلامذہ کی تعداد بے شمار تھی، دنیا کے تمام اطراف وبلاد سے طلبہ آپؒ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے۔ چنانچہ أبو الفلاحؒ لکھتے ہیں:

"ورحل اليه الطلبة من سائر البلاد"[5]

"دنیا کے تمام شہروں سے طلباء آپؒ کی طرف سفر کرتے"

تاہم مشہور تلامذہ میں علامہ دمیاطیؒ، ابن دقیق العیدؒ، علاء الدین أبو الحسن الباجیؒ، تاج الدین ابن فرکاحؒ، حافظ ابو بکر مسدیؒ، ابو العباس الدشاویؒ اور ابو محمد ھبۃ اللہؒ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔[6]

علمی خدمات:

آپؒ نے تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ اور قواعد، علم الکلام اور تصوف پر بے شمار کتب تحریر کیں، تاہم مشہور کتب درج ذیل ہیں:

1) التفسير الكبير
2) الإلمام فى ادلة الاحكام
3) قواعد الشريعة
4) الفوائد
5) قواعد الأحكام فى مصالح الأنام
6) بداية السول فى تفضيل الرسول
7) الفتاوى
8) الغاية فى اختصار النهاية
9) الاشارة الى الايجاز فى بعض انواع المجاز
10) مسائل الطريقة
11) الفرق بين الايمان والاسلام
12) مقاصد الرعاية
13) شجرة المعارف
14) الجمع بين الحاوى والنهاية

15) فوائد البلوى والمحن[7]

وفات:

آپؒ کی وفات قاھرہ میں 10 جمادی الاولی 660ھ کو ہوئی اور قرافہ کبری میں تدفین ہوئی۔[8]

منہج مقاصدی:

علامہ عزالدین بن عبدالسلامؒ نے قواعد الاحکام، اور مصالح شریعت پر اپنی تین کتب "قواعد الاحکام فی مصالح الانام"، "شجرۃ المعارف والاحوال وصالح الاقوال والاعمال" اور "الفوائد فی اختصار المقاصد" میں مصلحت و مفسدہ کا مفہوم، مصالح و مفاسد کی مختلف تقسیمات، مصالح کے پہچان کے طرق، ضوابط المصالح، مصالح میں ترجیحات، مصالح و مفاسد میں ترجیحات کے اصول اور مصالح اور وسائل میں فرق جیسے موضوعات پر بحث کی ہے۔ آپؒ نے علم مقاصد شرعیہ کو نئی جہتیں بخشیں جس کی بنیاد پر آپؒ کو اس فن میں امام ثانی کا لقب دیا جاتا ہے۔

مصلحت و مفسدہ کا مفہوم:

علامہ عزالدینؒ مصلحت کو لذت یا خوشی یا ان کے اسباب سے تعبیر کرتے ہیں، جبکہ مفسدہ کو تکلیف یا غم یا ان کے اسباب سے موسوم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"والمصلحة لذة اوسببها او فرحة اوسببها والمفسدة ألم أو سببه أو غم او سببه۔"[9]

"مصلحت سے مراد لذت یا اس کا سبب ہے یا خوشی یا اس کا سبب ہے اور مفسدہ سے مراد تکلیف یا اس کا سبب یا غم یا اس کا سبب ہے۔"

مصالح کی تقسیمات

پہلی تقسیم دنیوی واُخروی اعتبار سے

علامہ عزالدینؒ مصالح کو دنیوی واُخروی اعتبار سے تین بڑی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وللدارين مصالح اذافاتت فسد امرهما، ومفاسد اذا تحققت هلك اهلهما۔[10]

"دنیا و آخرت کے مصالح ہیں جب وہ فوت ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ خراب ہو جائے اور مفاسد ہیں جب وہ پائے جائیں تو دونوں میں ہلاکت لازم آئے۔"

اُخروی مصالح

ان سے مراد وہ مقاصد ہیں جن کا حصول آخرت میں متوقع ہوتا ہے۔ مثلاً تمام احکامات کا بنیادی مقصد رفع درجات، رضائے الٰہی اور جنت کا حصول ہے۔

چنانچہ علامہؒ فرماتے ہیں:

"المصالح ثلاثة اضرب احدهما أخروية وهى متوقعة الحصول"[11]

"مصالح کی تین اقسام ہیں ان میں سے ایک اُخروی مصالح ہیں جن کا حصول آخرت میں متوقع ہے"

پھر مصالح اُخرویہ کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آجلة وهو خلود الجنان ورضاء الرحمن"[12]

"اُخروی مصالح سے مراد جنت میں دخول اور رب کی رضاء کا حصول ہے"

دنیوی مصالح

ان سے مراد وہ مصالح ہیں جن کا حصول دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ کھانے پینے، نکاح، مسکن اور معاملات سے متعلقہ امور ہیں۔ پھر مصالح دنیوی کو علامہؒ دو اقسام "ناجز الحصول" اور "متوقع الحصول" میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"مصالح دنيوية وهى قسمان احدهما ناجز الحصول كمصالح المآكل والمشارب والملابس والمناكح والمساكن والمراكب وكذلك مصالح المعاملات الناجزة---- القسم الثانى متوقع الحصول كالاتجار لتحصيل الأرباح وكذلك الاتجار فى اموال اليتامى لما يتوقع فيها من الارباح وكذلك تعليمهم الصنائع والعلوم لما يتوقع من مصالحها و فوائدها۔"[13]

"دوسری قسم دنیاوی مصالح ہے، دنیاوی مصالح کی مزید دو قسمیں ہیں، ان میں سے ایک قسم مصالح کی وہ ہے جن کا حصول فوراً ہوتا ہے جیسکہ کھانے، پینے، لباس، نکاح، رہائش و سواری اور معاملات ناجزہ سے متعلقہ مصالح---- دوسری قسم مصالح کی وہ ہے جن کا حصول بعد میں متوقع ہوتا ہے جیسکہ نفع کے حصول کے لیے تجارت کرنا، اسی طرح یتیموں کے مالوں میں نفع کی توقع کے ساتھ تجارت کرنا، اسی طرح مختلف مصالح و فوائد کی توقع کے ساتھ مختلف پیشوں اور فنون کا علم سیکھنا۔"

دنیوی واُخروی مصالح دونوں کا پایا جانا

آپؒ دنیوی و اُخروی اعتبار سے مصالح کی ایک تیسری قسم بھی بیان کرتے ہیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں:

"الضرب الثالث مايكون له مصلحتان احدهما عاجلة والأخرى آجلة كالكفارات والعبادات الماليات فان مصالحها العاجلة لقابليها، والآجلة لباذليها فمصا لحها العاجلة ناجزة الحصول و والآجله متوقعة الحصول"[14]

"تیسری قسم وہ ہے جن میں دونوں مصلحتیں پائی جاتی ہیں، ایک دنیاوی اور دوسری اُخروی جیسکہ کفارات اور عبادات مالیہ، بے شک ان میں دنیاوی مصلحت ہے قبول کرنے والوں کے لیے جبکہ خرچ کرنے والوں کے لیے اُخروی مصالح ہیں۔ پس دنیاوی مصالح کا حصول فوری و یقینی ہے جبکہ اُخروی مصالح کا حصول بعد میں متوقع ہے۔"

2)دوسری تقسیم درجہ و مرتبہ کے اعتبار سے

علامہ عزالدینؒ دنیوی و اُخروی مصالح کو درجہ و مرتبہ کے اعتبار سے تین بڑی اقسام ضرورات، حاجات اور تتمات و تکملات میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"فمصالح الدنيا والآخرة ثلاثة اقسام كل قسم منها فى منازل متفاوتات۔ فاما مصالح الدنيا فتنقسم إلى الضرورات والحاجات والتتمات والتكملات۔"[15]

"پس دنیاوی و اُخروی مصالح کی تین اقسام ہیں، جن میں سے ہر قسم کا درجہ مختلف ہے، جہاں تک دنیاوی مصالح کا تعلق تو ان کو ضرورات، حاجات اور تتمات و تکملات کے درجہ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔"

آپؒ نے ان تین درجات کی تعریفیں تو بیان نہیں کیں البتہ مثالوں کے ذریعے ان کو واضع کرنے کی کوشش کی ہے۔

ضرورات

دنیاوی اعتبار سے ضروری مصالح کی امثلہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"فالضرورات كالمآكل والمشارب والملابس والمساكن والمناكح والمراكب الجوالب للاقوات وغيرها مماتمس اليه الضرورات۔"[16]

"ضرورات سے مراد کھانے، پینے، ملابس، مسکن، نکاح اور جنگی سواریوں سے متعلق مصالح ہیں اور اس کے علاوہ وہ تمام مصالح جو ضرورت کے درجے کو پہنچیں۔"

جبکہ اُخروی اعتبار سے ضروری مصالح کی یہ مثال بیان کرتے ہیں:

"وأما مصالح الآخرة ففعل الواجبات واجتناب المحرمات من الضروريات۔" [17]

"جہاں تک اُخروی مصالح کا تعلق ہے پس واجبات کی ادائیگی اور محرمات سے اجتناب ضروری مصالح میں سے ہے۔"

حاجات

دنیاوی اعتبار سے حاجیاتی مصالح کی مثال تو بیان نہیں کرتے البتہ اس کی حد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وما توسط بينهما فهو من الحاجات"[18]

"وہ مصالح جو ضرورات اور تکملات کے مابین ہوں پس وہ حاجیاتی مصالح ہیں"

جبکہ اُخروی اعتبار سے حاجیاتی مصالح کی مثال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"وفعل السنن المؤكدات الفاضلات من الحاجات"[19]

"اور زائد سنن موکدہ کا ادا کرنا حاجات میں سے ہے"

تتمات و تکملات

علامہ عزالدینؒ تحسینیات کو تتمات و تکملات سے تعبیر کرتے ہیں۔ چنانچہ دنیاوی اعتبار سے تتمات کی مثال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وما كان في ذلك في اعلا المراتب كالمآكل الطيبات والملابس الناعمات، والغرف العاليات، والقصور الواسعات، والمراكب النفيسات ونكاح الحسناوات والسراري الفائقات فهو من التتمات والتكملات[20]

"دنیاوی اعتبار سے ضروری مصالح میں اعلیٰ مرتبہ کا خیال رکھنا جیسکہ پاکیزہ چیزوں کا کھانا، عمدہ لباس پہننا، خوبصورت عورتوں سے نکاح کرنا اور اچھی باندیاں رکھنا وغیرہ تمام تتمات و تکملات میں سے ہیں"

جبکہ اُخروی اعتبار سے تتمات و تکملات کی مثال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"وما عدا ذلك من المندوبات التابعة للفرائض والمستقلات فهي من التتمات والتكملات"[21]

"اور جو واجبات اور مؤکدات کے علاوہ مندوبات ہیں جو فرائض و مستقلات کے تابع ہیں پس وہ تتمات و تکملات ہیں"

مقاصد خمسہ کی ترتیب

آپؒ نے مصالح ضروریہ کی امثلہ کا تذکرہ تو کیا ہے تاہم مقاصد خمسہ کا تعین اور ترتیب آپ سے منقول نہیں۔ البتہ مختلف مقامات پر ان مقاصد خمسہ کی طرف اشارات ملتے ہیں۔ آپؒ حفاظت دین سے متعلقہ مصالح کو افضل ترین قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"جعل الايمان افضل الاعمال بجلبه لأحسن المصالح و درئه لاقبح المفاسد"[22]

"آپؒ نے احسن مصالح کے حصول اور قبیح ترین مفاسد کو دور کرنے کے لیے ایمان کو افضل ترین عمل قرار دیا"

اسی طرح حفاظت نفس، نسل، مال اور عرض کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"واتفق الحکماء وکذلک الشرائع علی تحریم الدماء والابضاع والأموال والا عراض۔"[23]

"تمام حکماء اور شرائع خون، بضع، اموال و اعراض کی حرمت پر متفق ہیں۔"

3) تیسری تقسیم مصالح کی تحصیل کے حکم کے اعتبار

مصالح کی تحصیل کے حکم کے اعتبار سے آپؒ مصالح کو درج ذیل تین اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

i) واجب التحصیل

ii) مندوب التحصیل

iii) مباح التحصیل

چنانچہ فرماتے ہیں:

"المصالح ثلاثة اقسام احدها واجب التحصيل فإن عظمت المصلحة وجبت فی کل شریعة القسم الثانی مندوبة التحصیل، الثالث مباحة۔"[24]

"مصالح کی تین اقسام ہیں، ان میں سے ایک واجب التحصیل ہے اگر مصلحت عظیم ہو تو ہر شریعت میں واجب ہے، دوسری قسم مندوب التحصیل ہے اور تیسری قسم مباح التحصیل ہے"

i) واجب التحصیل

واجب التحصیل ایسے مصالح ہیں جن کا حصول بندوں پر واجب ہے، علامہ عزالدینؒ واجب التحصیل مصالح کو مزید تین اقسام افضل، متوسط اور فاضل میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"مصلحة اوجبها الله عزوجل نظرا لعباده وهی متفاوتة الرتب منقسمة الی الفاضل والافضل والمتوسط۔"[25]

"مصلحت جس کو بندوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے واجب کیا ہے اس کے مختلف درجات ہیں اور اس کو فاضل، افضل اور متوسط کے درجے میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔"

واجب التحصیل مصالح میں آپؒ ایمانیات، ارکان اسلام، جہاد، نفوس، اموال، نساء واطفال کی حفاظت اور امر بالمعروف ونھی عن المنکر سے متعلقہ مصالح کو بطور امثلہ بیان کرتے ہیں۔[26]

ii) مندوب التحصیل

ایسے مصالح جن کی تحصیل کو اللہ رب العزت نے بندوں کے لیے مستحب قرار دیا۔

چنانچہ آپؒ لکھتے ہیں:

"ماندب الله عباده اليه اصلاحاً لهم واعلى رتب مصالح الندب دون ادنى مصالح الواجب وتتفاوت الى ان تنتهى الى مصلحة يسيرة لوفاتت لصادفنا مصالح المباح۔" [27]

"وہ جن کو اللہ رب العزت نے بطور اصلاح بندوں کے لیے مستحب قرار دیا اور واجب مصالح کا ادنی درجہ مندوب مصالح کے اعلیٰ درجہ پر راجح ہو گا۔ اور اس کے درجات میں تفاوت ہے یہاں تک کہ یہ آسان مصلحت کی طرف لے جائے اور اگر مصلحت فوت ہو جائے تو پھر مباح کی طرف رجوع کریں گے۔"

iii) مباح التحصیل

ایسے مصالح جن کی تحصیل کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

"مصالح المباح عاجلة بعضها انفع واكبر من بعض ولا اجر عليها، فمن اكل شق تمرةكان محسنا الى نفسه بمصلة عاجلة ومن تصدق بشق تمرة كان محسناً الى نفسه بمصلحة آجلة والى الفقراء بمصلحة عاجلة۔" [28]

"مباح مصالح میں بعض بعض سے زیادہ انفع واکبر ہیں اور ان پر کوئی اجر نہیں، پس وہ شخص جس نے کھجور کا ٹکڑا کھایا تو دنیاوی اعتبار سے وہ اپنے اوپر احسان کرنے والا ہو گا اور جو شخص کھجور کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے تو اُخروی اعتبار سے وہ اپنے اوپر احسان کرنے والا ہے جبکہ دنیاوی مصلحت کے اعتبار سے وہ فقراء پر احسان کرنے والا ہے۔"

4) چوتھی تقسیم کمال کے اعتبار سے

علامہ عزالدینؒ مصالح کو کمال کے اعتبار سے درج ذیل دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

i) کامل

ii) اکمل [29]

5) پانچویں تقسیم ثواب وعقاب کے اعتبار

علامہؒ ثواب وعقاب کے اعتبار سے مصالح کو درج ذیل دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں:

i) جس کے کرنے پر ثواب اور ترک پر گناہ لازم آئے

ii) جس کے کرنے پر ثواب اور ترک پر گناہ لازم نہ آئے

پھر پہلی قسم کو مزید دو اقسام فرض کفایہ اور فرض عین میں تقسیم کرتے ہیں۔ فرض کفایہ میں احکام شرعیہ زائدہ کا افتاء کے درجہ تک علم حاصل کرنا، دفاعی جہاد، امر بالمعروف ونھی عن المنکر، بھوکوں کو کھانا کھلانا، ننگوں کو کپڑے پہنانا، حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنا، امامت عظمیٰ اور شہادات کا نظام قائم کرنا، مُردوں کو کفنانا اور قرآن حفظ کرنا وغیرہ کو بیان کرتے ہیں جبکہ فرض عین میں احکام شرعیہ کا بنیادی علم سیکھنا، ارکان نماز کا علم، زکوٰۃ، صوم، حج و عمرہ سے متعلق بنیادی علم سیکھنا وغیرہ کو شامل کرتے ہیں۔[30]

دوسری قسم کو بھی مزید دو اقسام سنت علی الکفایہ اور سنت علی الاعیان میں تقسیم کرتے ہیں۔ سنت علی الکفایہ میں اذان و اقامت اور چھینک کا جواب دینا وغیرہ کو بطور امثلہ بیان کرتے ہیں جبکہ سنت علی الاعیان میں وظائف، ایام فاضلہ کے روزے، عیدین کی نماز، گرہن کی نماز، تہجد کی نماز، طواف اور عیادت مریض وغیرہ کو شامل کرتے ہیں۔[31]

6) چھٹی تقسیم معرفت کے اعتبار

عوام الناس کے فہم میں تفاوت کی وجہ سے مصالح کی معرفت میں بھی تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے علامہ عزالدینؒ مصالح کو تین اقسام میں منقسم کرتے ہیں۔

i. جن کی پہچان اذکیاء واغبیاء دونوں کو ہو

ii. جو اذکیاء کے ساتھ خاص ہیں

iii. جو اولیاء کی معرفت کے ساتھ خاص ہیں

روزمرہ معمولات زندگی سے متعلقہ جملہ امور کے مصالح کی پہچان میں اذکیاء واغیاء دونوں برابر ہیں۔ احکام شرعیہ سے متعلق مصالح کی پہچان اذکیاء یعنی علماء کے ساتھ خاص ہے جبکہ احکام شرعیہ کے اسرار و رموز سے متعلقہ مصالح کی پہچان اولیاء کے ساتھ خاص ہے۔[32]

مفاسد کی تقسیمات:

1) پہلی تقسیم دنیوی و اُخروی اعتبار سے

علامہ عزالدینؒ مفاسد کو دنیوی و اُخروی اعتبار سے تین بڑی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وللدارین---- مفاسد اذا تحققت هلک اهلهما۔"[33]

"اور دنیا و آخرت کے مفاسد ہیں، جب وہ پائے جائیں تو دونوں میں ہلاکت لازم آئے۔"

i) اُخروی مفاسد

ان سے مراد وہ مفاسد ہیں جن کا حصول آخرت میں متوقع ہوتا ہے۔ مثلاً احکامات شرعیہ پر عمل نہ کرنا، معاصی کا ارتکاب کرنا وغیرہ۔ چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

"المفاسد ثلاثة اضرب احدها اخروية وهی متوقعة الحصول لا يقطع بتحققها لانها قد تسقط بالتوبة او العفو او الشفاعة۔[34]

"مفاسد کی تین اقسام ہیں ان میں سے ایک اُخروی مفاسد ہیں جن کا حصول آخرت میں متوقع ہے اور جو اپنے تحقق سے قطعی نہیں ہوتے کیونکہ وہ توبہ، معافی اور شفاعت سے ساقط ہو جاتے ہیں۔"

ii) دنیاوی مفاسد

اس سے مراد وہ مفاسد ہیں جن کا حصول دنیاوی زندگی میں ہوتا ہے۔ علامہؒ دنیاوی مفاسد کو مزید دو اقسام "ناجز الحصول" اور "متوقع الحصول" میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"الضرب الثانی: دنيوية وهی قسمان احدهما ناجزالحصول كالكفر والجهل الواجب الازالة وكالجوع والظماء والعرى القسم الثانی متوقع الحصول كقتال من يقصدنا من الكفار والبغاة واهل الصيال۔"[35]

"دوسری قسم دنیوی مفاسد ہیں، پھر اس کی دو قسمیں ہیں ان میں سے ایک قسم مفاسد کی وہ ہے جن کا حصول فوراً ہوتا جیسکہ کفر، جہل، بھوک، پیاس اور ننگ سے پیدا ہونے والے مفاسد اور دوسری قسم مفاسد کی وہ ہے جن کا حصول بعد میں متوقع ہوتا ہے جیسکہ کفار، باغیوں اور حملہ آوروں کی وجہ سے پیدا ہونے والے مفاسد اور ان کے خاتمے کے لیے قتال کرنا۔"

دنیاوی و اُخروی مفاسد دونوں کا پایا جانا

آپؒ دنیوی و اُخروی اعتبار سے مفاسد کی ایک تیسری قسم بھی بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"الضرب الثالث مايكون له مفسدتان احداهما عاجلة والاخرى آجلة كالكفر فالعاجلة ناجزة الحصول والآجلة متوقعة الحصول۔"[36]

"تیسری قسم وہ ہے جن میں دونوں مفسدہ پائے جاتے ہیں ایک دنیوی دوسرا اُخروی جیسکہ کفر پس دنیاوی مفسدہ کا حصول فوری و یقینی ہے اور اُخروی مفسدہ کا حصول بعد میں متوقع ہے۔"

2) دوسری تقسیم درجہ کے اعتبار

علامہ عزالدینؒ مفاسد دنیا کو درجہ و رتبہ کے اعتبار سے تین اقسام ضروریات، حاجات اور تتمات و تکملات میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"وأما مصالح الدنيا فما تدع اليه الضروريات أو الحاجات والتتمات والتكملات واما مفاسدها ففوات ذلک بالحصول على اضداده۔"[37]

"اور جہاں تک دنیاوی مصالح ہیں پس وہ لے جاتے ہیں ضروریات یا حاجات یا تتمات و تکملات کی طرف، اور جہاں تک دنیاوی مفاسد کا تعلق ہے پس ان تین درجات کا فوت ہونا ان کے اضداد کے حصول کے ساتھ۔"

3) تیسری تقسیم مفسدہ کو زائل کرنے کے حکم کے اعتبار سے

مفسدہ کو زائل کرنے کے حکم کے اعتبار سے علامہؒ مفاسد کی تین اقسام پیش کرتے ہیں۔

1) جس کا زائل کرنا واجب ہے۔

2) جس میں شرائع کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

3) جس کا زائل کرنا مستحب ہے۔

چنانچہ آپؒ فرماتے ہیں:

"المفاسد ثلاثة اقسام احدها يجب درؤه فان عظمت مفسدته وجب درؤه فی كل شريعة وذلک كالكفر والقتل والزنا والغصب وافساد العقل القسم الثانی ماتختلف فيه الشرائع فيحظر فی شرع و يباح فی آخر تشديدا على من حرم عليه وتخفيفا على من ابيح له، الثالث ماتدرؤه الشرائع كراهية له۔"[38]

"مفاسد کی تین اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم وہ ہے جس کا زائل کرنا واجب ہے پس اگر مفسدہ بڑا ہو تو تمام شرائع میں اس کا ازالہ کرنا واجب ہے جیسکہ کفر، قتل، زنا، غصب اور افساد عقل کے مفاسد دوسری قسم وہ ہے جن میں شرائع کا اختلاف پایا جاتا ہے، پس ایک شریعت میں اس سے منع کیا گیا جبکہ دوسری میں اجازت دی گئی، جس پر حرام کیا اس پر سختی اور جس کو اجازت دی گئی اس کے لیے نرمی کی گئی۔ تیسری قسم وہ ہے جن کا تمام شریعتوں میں ازالہ کیا گیا بطور کراہتا۔"

4) چوتھی تقسیم ثواب وعقاب کے اعتبار

ثواب وعقاب کے اعتبار علامہ عزالدینؒ مفاسد کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"والمفاسد ضربان: احدهما ما يعاقب على فعله ويوجر على تركه اذا نوى بتركه القربة كالتعرض للدماء والابضاع والاعراض والاموال، والثانی مالا يعاقب على فعله وتفوته مصلحة بتركه كالصلاة فی الاوقات المكروهات، وغمس اليدين فی الاناء قبل غسلهما لمن قام فی المنام، ترک السنن المشروعات فی الصلوات۔[39]

"مفاسد کی دو اقسام ہیں: ان میں سے ایک وہ ہے جس کے کرنے پر گناہ اور ترک پر اجر ملے، جب بندہ قرب کی نیت سے ان کو ترک کرنے کا ارادہ کرے، جیسکہ خون بہانے، بضع، عرض اور اموال سے

پرہیز کرنا۔ اور دوسری قسم وہ ہے جس کے کرنے پر گناہ تو نہیں ہوتا البتہ مصلحت فوت ہو جاتی ہے جیسکہ اوقات مکروہا میں نماز پڑھنا، نیند سے اُٹھنے والے شخص کا ہاتھوں کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈبونا اور نمازوں میں مشروع سنن کا ترک کرنا۔"

5)پانچویں تقسیم مفاسد کی معرفت کے اعتبار

مفاسد کی معرفت کے اعتبار سے علامہؒ مفاسد کو تین اقسام میں تقسیم کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"والمفاسد اقسام احدها ماتعرفه الاذكياء والاغبياء الثانى مايختص بمعرفة الاذكياء الثالث ما يختص بمعرفة الاولياء۔[40]

"مفاسد کی کئی اقسام ہیں، ان میں سے ایک قسم وہ ہے جس کی معرفت اذکیاء واغبیاء دونوں کو حاصل ہوتی ہے، دوسری قسم وہ ہے جو اذکیاء کی معرفت کے ساتھ خاص ہیں جبکہ تیسری قسم اولیاء کی معرفت کے ساتھ خاص ہے۔"

مفاسد و مصالح کی پہچان کے طرق

علامہ عزالدینؒ کے نزدیک مصالح کی پہچان کے طرق میں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع، قیاس معتبر، استدلال صحیح، ظنون معتبرہ، عقل وعادات اور تجارب وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"أما مصالح الدارين واسبابها ومفاسدها فلا تعرف الا بالشرع فان خفى منها شيئ طلب من أدلة الشرع وهى الكتاب والسنة والاجماع والقياس المعتبر والاستدلال الصحيح۔"[41]

"جہاں تک دارین کے مصالح اور ان کے اسباب اور مفاسد کا تعلق ہے پس ان کی پہچان شریعت سے ہوگی، پس اگر ان میں کوئی چیز مخفی ہو گی تو ادلہ شرعیہ سے اسے حاصل کیا جائے گا جو یہ ہیں کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع، قیاس معتبر اور استدلال صحیح۔"

پھر فرماتے ہیں:

"واما مصالح الدنيا واسبابها ومفاسدها معروفة بالضرورات والتجارب والعادات والظنون المعتبرات۔"[42]

"جہاں تک دنیاوی مصالح و مفاسد اور ان کے اسباب کا تعلق ہے تو ان کی پہچان ضرورات، تجارب، عادات اور ظنون معتبرہ سے ہوتی ہے۔"

مصالح و مفاسد کے وسائل

علامہ عزالدینؒ نے مصالح و مفاسد کے وسائل کو نہ صرف بیان کیا بلکہ ان میں تفریق و درجہ بندی بھی قائم کی۔ آپؒ کے نزدیک وسیلہ الگ چیز ہے اور مقصد الگ تاہم وسیلہ پر مقصد کے حکم کا ہی اطلاق ہو گا۔ جو مقصد جتنا عظیم ہو گا اس کا وسیلہ بھی بقیہ مقاصد کے وسائل سے عظیم تر ہو گا اور جو مقصد جتنا چھوٹا ہو گا اس کا وسیلہ بھی بقیہ وسائل سے چھوٹا ہو گا۔ اسی طرح جو مفسدہ جتنا رذیل ہو گا اس کا وسیلہ بھی اتنا ہی رذیل ہو گا۔[43]

مصالح و مفاسد میں ترجیحات

علامہ عزالدینؒ کے نزدیک مصالح اُخروی کو مصالح دنیوی پر ترجیح حاصل ہے۔ اسی طرح ضروری مصالح کو حاجاتی اور حاجاتی مصالح کو تتمات و تکملات پر ترجیح حاصل ہے [44] مقصد جتنا عظیم ہو گا اس کے وسیلہ کو بقیہ وسائل پر ترجیح حاصل ہو گی اور مقصد اگر رذیل ہو گا تو اس کا وسیلہ بھی بقیہ وسائل سے رذیل ہو گا۔ اسی طرح اگر دو مصالح میں تعارض ہو تو اول ان کو جمع کیا جائے گا اگر جمع ممکن نہ ہو تو پھر اصلح اور افضل کو اختیار کیا جائے گا اور اگر دو مصالح مساوی ہوں تو پھر مجتہد اپنے اجتہاد کے ذریعے حق کو پانے کے لیے جسے چاہے ترجیح دے۔ پھر اگر کئی مفاسد جمع ہو جائیں تو اول ان تمام کا ازالہ کیا جائے گا، اگر تمام کا ازالہ ممکن نہ ہو تو پھر افسد ترین مفسدہ کو ختم کیا جائے گا اور پھر ارذل کی طرف جایا جائے گا۔ اسی طرح اگر مصالح و مفاسد جمع ہو جائیں تو اول مصالح کو حاصل کیا جائے گا اور مفاسد کو دور کیا جائے گا اور اگر ایک ساتھ ایسا ممکن نہ ہو تو پھر دیکھا جائے گا کہ مصلحت و مفسدہ میں سے کونسی چیز بڑی ہے، پس اگر مفسدہ بڑا ہو تو اس کا ازالہ کیا جائے گا اور مصلحت کو چھوڑ دیا جائے گا۔ اور اگر مصلحت و مفسدہ دونوں برابر ہوں تو پھر حالات کے مطابق کسی ایک کو ترجیح دی جائے گی۔[45]

خلاصہ بحث

الغرض علامہ عزالدین بن عبد السلامؒ وہ پہلی شخصیت ہیں جنہوں نے مقاصد و مصالح پر باقاعدہ کتب تحریر کیں، اس سے قبل تمام علماء نے مقاصد و مصالح کو قیاس و علت کی ذیلی بحث کے طور پر بیان کیا۔ آپؒ کی تین کتب "قواعد الاحکام"، "الفوائد فی اختصار المقاصد" اور شجرة المعارف میں مصلحت و مفسدہ کا مفہوم، مصالح و مفاسد کی تقسیمات، مصالح و مفاسد کے پہچان کے طرق و ضوابط، مصالح میں ترجیحات، مفاسد میں ترجیحات، مصالح و مفاسد میں ترجیحات، مصالح عامہ و خاصہ، مصالح العبادات اور مصالح المعاملات والتصرفات سے متعلق ابحاث ملتی ہیں مزید برآں آپؒ نے نماز، روزہ اور حج کے مقاصد بیان کرنے کے لیے "مقاصد الصلاة"، "مقاصد الصوم" اور "مناسک الحج" کے عنوانات سے الگ کتب بھی تحریر کیں۔ آپؒ نے مصالح و مفاسد کی نئی تقسیمات اور مصالح و

مفاسد میں ترجیح کے نئے اصول بیان کرکے اس علم کو نئی جہت، بخشی، یہی وجہ ہے کہ آپؒ کو علم مقاصد شرعیہ میں امام ثانی کے لقب سے جانا جاتا ہے۔ اور آپؒ کی کتاب " قواعد الاحکام" کو بنیادی مصدر کی حیثیت حاصل ہے جس سے بعد کے علماء نے اخذ و استفادہ کیا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

[1] طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:209۔ / الاعلام للزرکلی، ج:4، ص:21۔ / معجم المؤلفین، ج:5، ص:249۔

[2] ابو الفلاح، عبد الحی بن احمد بن محمد، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، محقق، محمود ارناؤوط، بیروت، دار ابن کثیر، الطبعۃ الاولیٰ، 1986م، ج:7، ص:522۔ / طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:209۔

[3] طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:209،210۔ / شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:7، ص:523۔

[4] طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:209،210۔ / شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:7، ص:523۔

[5] شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:7، ص:523۔

[6] طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:210۔ / شذرات الذھب فی اخبار من ذھب، ج:7، ص:523۔

[7] الاعلام للزرکلی، ج:4، ص:21۔ / طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، ج:8، ص:248۔

[8] ایضاً۔

[9] سلطان العلماء، عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، الفوائد فی اختصار المقاصد، محقق، ایاد خالد الطباع، دمشق، دار الفکر المعاصر، الطبعۃ الاولیٰ، 1416ھ، ص:32۔

[10] عزالدین، عبد العزیز بن عبد السلام، قواعد الاحکام فی مصالح الأنام، تعلیق، طہ عبد الرؤف، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، 1991م، ج:1، ص:4۔

[11] ایضاً، ص:43۔

[12] ایضاً، ص:54۔

[13] قواعد الاحکام فی مصالح الأنام، ج:1، ص:43۔

[14] ایضاً۔

[15] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:2، ص:71۔

[16] ایضاً۔

[17] ایضاً۔

[18] ایضاً، ص:71۔

[19] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:2، ص:71۔

[20] ایضاً۔

[21] ایضاً۔

[22] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:54۔

[23] ایضاً، ص:5۔

[24] ایضاً، ص:42۔

[25] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:54۔

[26] ایضاً۔

[27] ایضاً، ص:55۔

[28] ایضاً، ص:56۔

[29] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:23۔

[30] ایضاً، ص:50، 51۔

[31] ایضاً، ص:53۔

[32] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:28۔

[33] ایضاً، ص:4۔

[34] ایضاً، ص:44۔

[35] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:44۔

[36] ایضاً۔

[37] ایضاً، ج:2، ص:73۔

[38] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:43۔

[39] ایضاً، ص:53۔

[40] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:28۔

[41] ایضاً، ص:10۔

[42] قواعد الاحکام فی مصالح الانام، ج:1، ص:10۔

[43] ایضاً، ص:53،123،126۔

[44] ایضاً، ج:2، ص:71۔

[45] ایضاً، ج:1، ص:8،53،60،62،93،98۔